شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

(البقرة:186)

# Newsletter
# April
# 2023
# Lajna Ima,illah
# Finland

# القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٥﴾

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

O ye who believe! fasting is prescribed for you, as it was prescribed for those before you, so that you may become righteous. The prescribed fasting is for a fixed number of days, but whoso among you is sick or is on a journey shall fast the same number of other days; and for those who are able to fast only with great difficulty is an expiation — the feeding of a poor man. And whoso performs a good work with willing obedience, it is better for him. And fasting is good for you, if you only knew.

(Al-Baqarah Verse 184-185)

# ارشادِ نبوی

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھے ہیں۔

Hazrat Abu Ayyubra al-Ansari narrates that the Holy Prophet (sa) said:

“He who observed the fast of Ramadan and then followed it with six fasts of Shawwal, it would be as if he fasted perpetually.”

(Sahih Muslim, Kitab al-Siyam, Hadith 1164a)

# ارشاد حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

رحمت حاصل کرنے کے پہلے دس دن بھی گزر گئے اور دوسرا عشرہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا عشرہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں اپنی طرف بڑھنے والوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت کی چادر میں ان دنوں میں لپٹے۔ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمت ہوئی ہے، ہمیں موقع ملا ہے کہ اس سال پھر رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور یہ اسی کا فضل اور اسی کی رحمت ہے اور اسی کا انعام ہے کہ ہم اب دوسرے عشرے سے گزر رہے ہیں۔ اس میں جتنی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اس کے آگے جھک کر، اس سے بخشش مانگتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی کوشش کریں گے، اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں گے، اُتنی زیادہ اس کی مغفرت ہمیں اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جائے گی۔ اُتنے زیادہ اس کی رحمت کے دروازے ہم پر وا ہوتے چلے جائیں گے، ہم پر کھلتے چلے جائیں گے۔ جتنے زیادہ ہم نیکیوں پر قائم ہوتے چلے جائیں گے، اتنا ہی زیادہ ہمیں نیکیوں پر قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرماتا چلا جائے گا۔ اور جتنی زیادہ ہمیں نیکیوں پر قائم ہونے کی طاقت پیدا ہوتی چلی جائے گی اور پھر جب اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے ہوئے اس کی مغفرت طلب کرتے ہوئے آخری عشرے میں ہم داخل ہوں گے تو فرمایا یہ تمہیں آگ سے نجات دلانے کا باعث بن جائے گا تم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو جاؤ گے۔ اور اس وجہ سے آئندہ نیکیوں میں ترقی کرنے والے ہو جاؤ گے اور بدیوں کو ترک کرنے والے ہو جاؤ گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے استغفار کرنی ہے۔

خطبہ جمعہ 29 اکتوبر 2004ء

# ایامِ رمضان کے لئے خاص دعائیں

## پہلا عشرۂ رحمت

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

اے میرے ربّ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، توسب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے

'.My Lord,forgive and have mercy,and Thou art the Best of those who show mercy'

## دُوسرا عشرۂ مغفرت

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

"I seek forgiveness from Allah, my Lord, from every sin I committed"

## تِیسرا عشرۂ نجات

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔

اے اللہ! یقیناً تو بہت زیادہ عفو و درگزر کرنے والا ہے اور تو عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس تو مجھ سے عفو اور درگزر سے کام لے۔

"O Allah! save me from the Hell-Fire"

**حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان میں جماعت کو خاص دعاؤں کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔**

ہر نیکی کی طرح نمازیں پڑھنے کی یہ توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں ایسی دعا سکھائی جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کے لئے بھی ہے۔ اور جب نسلاً بعد نسلٍ جب یہ دعا مانگی جاتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی اس دعا کے طفیل جو اس نے ہمیں سکھائی ہے عبادت کرنے والے بھی پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ

**رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ**

اے میرے ربّ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ اور میری دعا قبول کر۔

(ابراھیم:41)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی بتائی کہ

**رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ**

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(البقرۃ:129)

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور رحم طلب کرنے کیلئے بعض دعائیں سکھائی ہیں۔ بعض دعائیں مَیں مختصراً بغیر کسی تفصیل کے پڑھتا ہوں۔ فرمایا

**وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ**

تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(المؤمنون:119)

پھر ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی کہ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(آل عمران:17)

پھر انجام بخیر کی اور بخشش کی دعا سکھائی، ثابت قدم رہنے کی دعا سکھائی کہ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

کہ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

(آل عمران:194)

پھر ایک دعا سکھائی کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

(آل عمران:148)

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جو یہ دعائیں ہمیں سکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ گناہ نہ بخشنے والا ہوتا تو یہ دعا نہ سکھاتا۔ پس یہ ہے ہمارا خدا جو ہمیں یہ دعائیں سکھا رہا ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم رہیں اور گزشتہ

گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر یہ بھی ہو کہ ہم کہیں جان بوجھ کر ان برائیوں کو دُہرانے والے نہ ہوں، ان غلطیوں میں دوبارہ پڑ جانے والے نہ ہوں۔ آجکل پاکستان سمیت بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف جو وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی شوشہ اٹھتا رہتا ہے، محاذ کھڑے ہوتے رہتے ہیں تو ہمیں اس دعا کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے تا کہ ثبات قدم بھی رہے ہم اپنے دین پر قائم بھی رہیں اور مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتا رہے۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(الاعراف:24)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ " بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے" جب کوئی سزا آتی ہے، کوئی پکڑ آتی ہے تو خدا پر شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ خود کتنی نیکیاں کرنے والے ہیں، کس حد تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ " انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے"۔ انسان کے جسم کا ہر عضو گناہ کرتا ہے۔ تو ہر ایک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ " آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(الاعراف:24)

" یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے"۔

(بدر جلد1 نمبر 9 مورخہ 26/ دسمبر 1902ء صفحہ 66۔ملفوظات جلد دوم صفحہ 577 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو بیماری کے باعث کمزور ہوتے ہوئے بہت دبلا پتلا ہو گیا تھا، چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کیا تم کوئی خاص دعا کرتے ہو اس نے جواب دیا ہاں "پھر اس نے بتایا کہ مَیں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ خدا کی سزا اس دنیا میں حاصل کرو تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کہ اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

راوی کہتے ہیں کہ جب اس بیمار نے یہ دعا کی تو اللہ کے فضل سے شفایاب ہو گئے۔ صحت مند ہو گئے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء۔ باب کراھۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا)

**حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔ پس اس رمضان میں ان دُعاؤں کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔**

(خطبہ جمعہ 29/ ستمبر 2006ء)

# ہفتہ مال 28 مارچ تا 3 اپریل 2023

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں
پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن پر احسان ہے کہ اُن کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے، نہ کہ یہ احسان کسی شخص پر، اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر ہے کہ وہ اُسے چندہ دے رہے ہیں۔ پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے لئے مالی قربانی انتہائی اہم چیز ہے۔ اس لئے مَیں نے تمام جماعتوں کو یہ کہا ہے کہ نومبائعین اور بچوں کو وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں، چاہے ایک پیسہ دے کر کوئی شامل ہوتا ہو، تا کہ اُنہیں عادت پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔

چندوں کی اہمیت کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:
”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اُس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران: 93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جبتک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں لِلّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے“۔

(ملفوظات جلد اصفحہ 367، 368 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ 16 اگست 2013)

نیشنل شعبہ مال کے تحت ہفتہ مال منایا گیا۔ لجنہ اماءاللہ کا مجلسی مالی سال چونکہ ستمبر میں ختم ہونے جا رہا ہے، اس لیئے چندہ جات کی بروقت اور مکمل ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کیلئے قرآن کریم، احادیث، اقتباسات اور چندہ جات کی شرح کے بارے میں پوسٹرز تیار کیئے گئے۔ یہ پوسٹرز لجنہ گروپ اور تمام ان لجنہ کے ساتھ ذاتی رابطہ کے ذریعے شیئر کیئے گئے جن کے چندہ جات کی ادائیگی میں سستی ہے اور اس کے

ساتھ ساتھ ان پوسٹرز کا مقصد یہ بھی تھا کہ مالی قربانی کے فضائل وبرکات کا یہ پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ تمام مجالس کی سیکریٹریان مال اور نائبہ مال نے اس سلسلے میں بھر پور محنت کی اور تمام لجنہ سے رابطہ کیا اور اس طرف توجہ دلائی کہ چندہ جات کی مکمل اور بروقت ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ رواں ہفتہ کے دوران تمام لجنہ و ناصرات کے آئندہ مالی سال کا بجٹ بھی لیا گیا۔
اس کوشش کے نتیجے میں ماہ جون کے اختتام تک لجنہ کے 82 فیصد اور ناصرات کے پچاس فیصد چندہ جات کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے اور اس کے اجر و ثواب کو حاصل کرنے والا بنائے آمین۔

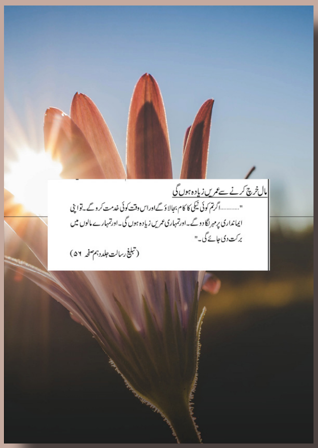


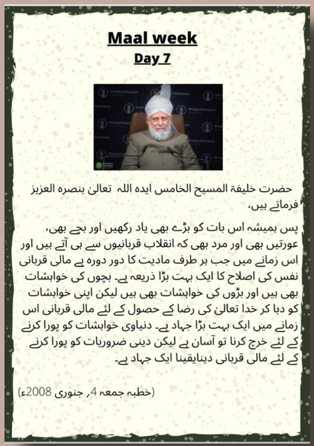

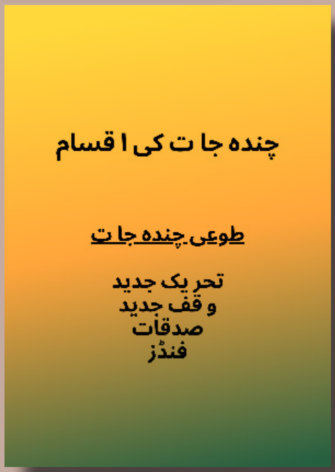


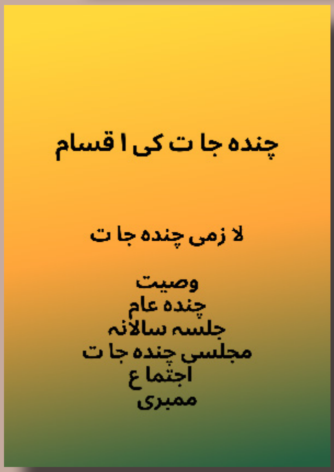

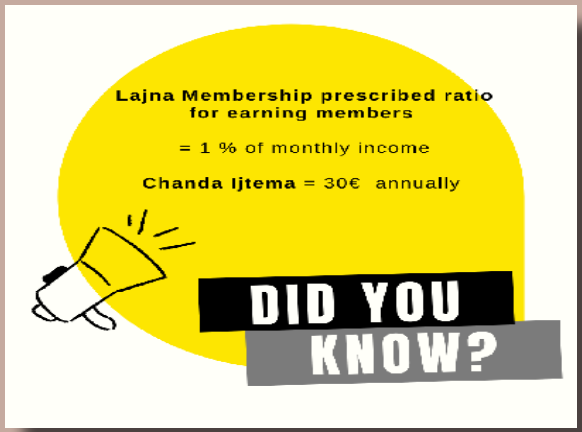

# Event calendar April 2023

# The Promised Messiah's(as) Guide for Maintaining the Spirit of Ramadan

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that Ramadan came and believers did their best to reap its blessings. Now in two or three days, it will come to an end.The End of Ramadan Does not Mean the End of Responsibilities

His Holiness(aba) said that a true believer always bears in mind that we do not become free from our responsibilities with the ending of Ramadan. In fact, the coming of Ramadan was to draw our attention towards the fulfilment of our duties and the degrees to which they should be fulfilled. Although the month of fasting in Ramadan may be ending, it is the beginning of taking the fulfilment of our responsibilities to new heights.

His Holiness(aba) said that if we remain unmindful of how to continue fulfilling our duties and responsibilities after Ramadan, then we will not have experienced Ramadan in the manner taught by the Holy Prophet(sa). It is narrated that the Holy Prophet(sa) once said that two Fridays or two Ramadans become a means of expiation for the sins carried out in between, so long as a person abstains from committing grave sins. It should be remembered that not seeking repentance for one's faults and sins also falls under great sins, hence seeking forgiveness is of the utmost importance. If we do not spend the rest of the year in this manner then we will not have benefited from Ramadan in the true sense.Offering Prayer is not Limited to any Month

His Holiness(aba) said that we are fortunate that the Promised Messiah(as) has elucidated matters for us, and taught us to fulfil the rights of God and His creation. Essentially, he has given us a guideline for how to live our lives, and if we follow this guideline, then we will tread the paths of increasing virtue and righteousness; the path which leads from one Ramadan to the next. His Holiness(aba) said that during the month of Ramadan, our attention towards offering the obligatory prayers is increased.

However, offering the obligatory prayers is not limited to Ramadan.
His Holiness(aba) quoted the Promised Messiah(as) who said that abandoning prayer is tantamount to disbelief and association of partners with God. The Holy Prophet(sa) said that on the Day of Judgement, the first question people will be asked is about their prayers. Hence, this is the importance of offering prayer, something which is not merely limited to the month of Ramadan.

## Attaining Pleasure in One's Prayers

His Holiness(aba) said that the Promised Messiah(as) has expounded upon how we can truly benefit from prayer; such prayer which increases the love for God. We should constantly strive to attain this benefit and pleasure in prayer. It should not be that when some worldly hardship befalls us, we lay down our prayer mats or go to the mosques and fervently pray for a certain period of time. Such prayer can render no benefit, nor can simply praying during Ramadan be beneficial.
His Holiness(aba) quoted the Promised Messiah(as) who said that some people consider prayer to be like a tax which is owed to a king; they find it to be something which they are forced to do. However, the reality is that prayer is for their own benefit. Prayer in fact is a matter of love; when a person develops love of God and His worship then they can truly benefit and find pleasure in prayer. However, the reason why people are not able to establish this is because prayer has become a mere ritual bereft of any true emotion. Offering it as such cannot bring any sort of pleasure in prayer. Whereas the reality is that God has bestowed humans with the faculties of finding pleasure in all things, including prayer. Thus, prayer is not a tax, rather it is something in which someone can find greater pleasure than in anything else. Unfortunate is the one who does not find pleasure in prayer, and how can one find pleasure if they do not have true recognition of God and their spiritual faculties have decayed as a result of becoming engulfed in worldliness.

## Why People Pray Without Concentration

His Holiness(aba) said that the Promised Messiah(as) stated that the reason why

people offer prayer with a lack of concentration is because they are unaware of the bounties and pleasure in prayer. Instead, upon hearing the call for prayer, there are some who begrudgingly go to offer prayer only for the sake of showing others. This is because they have never seen a glimpse or had a taste for the pleasure found in prayer. Those who find more pleasure and comfort in staying asleep when it is time for prayer is because they are unaware of the true pleasure and comfort found in prayer. Thus, we should also pray to experience the pleasure in prayer.

His Holiness(aba) presented an example given by the Promised Messiah(as) of a drunkard. The Promised Messiah(as) said that a drunkard seeks the pleasure of intoxication and thus continues to drink until he attains his goal. There is a sort of spiritual intoxication and pleasure in prayer, but one must continue praying in order to find and achieve it.His Holiness(aba) said that there are those who offer prayers but still commit vices and evils. The Promised Messiah(as) said that such people offer hollow prayers only out of habit and as ritual. True prayer eliminates evils, thus not only should one pray for their worldly needs, but they should also pray to attain virtue and spiritual progress. Just as one continuously strives for a cure to their ailment, so too should one continuously pray for their weaknesses to be removed and to attain spiritual progress.

The Importance of Supplicating During Prayer

His Holiness(aba) said that the true essence of worship is prayer. The Promised Messiah(as) said that we must offer prayer in the manner which the Holy Prophet(sa) offered prayer, which is to pray in one's own language after reciting the prescribed recitations and prayers. These days, people have ruined prayer, whereby they hastily offer the prayer, and then remain seated afterwards to raise their hands in prayer. However, the true essence of Salat is prayer. It cannot be that one only prays after the completion of their prayer. What benefit can there be in one standing before a king but saying nothing, and as soon as he leaves the king's presence he begins asking for his needs. Thus, our prayers and supplications should be made during Salat itself.

## Do not Offer Prayer in Haste

His Holiness(aba) said that the manner in which the Holy Prophet(sa) taught us to pray is as follows. Once, the Holy Prophet(sa) taught a person how to pray properly; the Holy Prophet(sa) said that one should glorify God to begin the prayer, then recite Surah al-Fatihah and then another portion of the Holy Qur’an, then one should bow fully and for an appropriate amount of time, not in haste. Then one should stand, and then prostrate in a satisfactory manner, sit back up fully, not in haste, and then prostrate again properly and fully. Thus, the Holy Prophet(sa) taught that the prayer should be offered with great care and attention, not in haste.

## Joining One Ramadan to the Next by Way of the Holy Qur’an

His Holiness(aba) said that another way of joining one Ramadan with the next is to focus on the recitation of the Holy Qur’an. The Promised Messiah (sa) said that the word “Qur’an” carries in it a great prophecy which is that this Book alone is worthy of reading, and there would come a time where it would become of even more importance to hold fast to reading this Book. In fact this would be a time when all other books should be abandoned, and the only one Book to be recited and pondered over would be the Holy Qur’an in order to eliminate evil from the world. Thus, the Promised Messiah(as) said that this Community should become wholly devoted to the Holy Qur’an and its study, for it is in this that our victory lies and no darkness can stand up to its light.

## Maintaining Faith in All Circumstances

His Holiness(aba) said that in order to continue upon virtue, the Promised Messiah(as) advised that one should maintain their faith in all circumstances. There are those who accept Islam but become completely immersed in worldly work and businesses. This does not mean that one cannot do worldly work; the Companions also conducted business and were very successful, however they did so whilst maintaining their faith. Thus, one should not become fully immersed in their worldly work. There are also those people who are constantly concerned about the faith, which is the best sort of work, as is stated in the Holy Qur’an

‘O ye who believe! shall I point out to you a bargain that will save you from a painful punishment?’ (Holy Qur’an, 61:11)

Hence the best sort of work is the work of faith, which should be given precedence over all else. Of course one can also pray for worldly success, but in a manner that it does not come at the cost of their faith, not allowing Satan to overcome them.

His Holiness(aba) said that in order to maintain the spirit of Ramadan throughout the year, the Promised Messiah(as) said that people must continue to be kind and forbearing to others. There are those who see weaknesses in others and as a result begin to look down upon them and with contempt. However, in reality, they should pray for such people, be kind to them and try to help them, rather than developing contempt for them. Instead they should cover their faults and try to help them. A true community comes about when people are kind to one another and cover each other’s faults. This kindness within a community should be greater than the love between real brothers. The beautiful camaraderie brotherhood between companions established by the Holy Prophet(sa) could not have been achieved even if mountains of wealth had been spent. This is the same camaraderie desired to be established in this Community by the Promised Messiah(as).

His Holiness(aba) quoted the Promised Messiah(as) who said that in our Community, we do not need such people who are strong enough to move mountains, because this is not true strength. True strength is the ability for one to develop their moral state. One must have the power to control their anger and enmity. The Promised Messiah(as) said that he did not desire for any in his community to look down on one another and consider themselves to be greater than others. His Holiness(aba) said that office bearers should be especially careful that they speak with everyone in a very kind and gentle manner. Thus, no one should be looked at as being lesser than anyone else. God Almighty states:

‘Verily, the most honourable among you, in the sight of Allah, is he who is the most righteous among you.’ (The Holy Qur’an, 49:14)

Remaining United & Exhibiting Love for God Almighty

His Holiness(aba) said that thus, one way of maintaining the spirit of Ramadan is to be kind to one another and eliminate mutual enmity. The Promised Messiah(as) taught that we must be united and this is one of the reasons for which we stand together in prayer. His Holiness(aba) commented that it is only in light of prevailing circumstances in the world that we have been standing with gaps between one another in prayer. However, as the world returns to normal, so too will the manner in which we stand for prayer, as the normal way of congregational prayer is to stand shoulder to shoulder.

His Holiness(aba) quoted the Promised Messiah(as) who said that in order to establish God’s Unity on earth, we must understand it, and in order to understand it we must exhibit this and our love for Him as well. Simply saying something is sweet does not make it sweet, rather it must practically be made sweet. Thus, words must be accompanied with actions. Thus, not only our words, but our actions should also exhibit our love for God and His Unity. Just like Abraham(as), one should be prepared to offer any sacrifice and remain resolute no matter the calamities and difficulties that befall them and stay true to their devotion for God.

His Holiness(aba) said that we should strive each and every day to become closer to God, by praying, reciting the Holy Qur’an, fulfilling each other’s rights, and striving for the establishment of God’s Unity. In fact that actual goal is the establishment of God’s Unity, which was the ultimate goal of the Promised Messiah’s(as) advent. If we do not understand this, then our pledge of allegiance renders no benefit to us. One cannot be successful in life until they attain the love of God, and one cannot attain the love of God until they follow the teachings and practices established by the Holy Prophet(sa).

His Holiness(aba) said we must bring about a pure reformation within ourselves.

We must maintain the lessons we have learned during Ramadan and continue them throughout the year. If we continue according to the guidelines presented by the Promised Messiah(as), then we will become those who fulfil the purpose of our pledge of allegiance to him.

Appeal for Prayer

His Holiness(aba) urged everyone to pray for the world. May the countries who are brewing enmity with each other see reason and cease in their ways as the world heads towards destruction. They can only do this when they recognise their Creator.

His Holiness(aba) urged everyone to pray for Ahmadi prisoners throughout the world, in Pakistan, Afghanistan, Algeria and other places. May Allah improve their conditions.

Funeral Prayer

His Holiness(aba) said that he would lead the funeral prayer of the following deceased member:

Abdul Baqi Arshad who had been serving as the chairman of Al-Shirkatul Islamiyyah UK. He passed away on 27 April. He was the great grandson of Hazrat Mian Charagh Din(ra) a companion of the Promised Messiah(as). He lived for some time in Saudi Arabia where he was able to serve Ahmadis who travelled for Umrah and Hajj. He was also imprisoned in Saudi Arabia due to his faith. He was offered freedom if he renounced his faith, but he refused to do so. He served the Community in the UK in various capacities, including as the Secretary for Properties and the National Vice-President (Amir). He is survived by two sons and two daughters. He was very selfless and was a leader who worked with great humility. His Holiness(aba) said that he worked in an excellent manner until his final days. He was completely obedient to Khilafat and obeyed any instruction received from the Caliph. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant his mercy and forgiveness and keep his progeny devoted to the Community.

Summary prepared by The Review of Religions